نگران منصور احمد خان
مدیر عبد الباسط طارق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:...................

ماہنامہ
مغربی جرمنی

اخبار احمدیہ

مارچ 1983

مکرم مبارک احمد ساقی صاحب کا تقرر بحیثیت انچارج احمدیہ مشن مغربی جرمنی

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکز سلسلہ سے آمدہ اطلاع کے مطابق مکرم محترم مبارک احمد ساقی صاحب مبلغ سلسلہ حال انگلستان کا تقرر برائے امیر و انچارج احمدیہ مشن مغربی جرمنی کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تقرری کو جماعت کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔ آپ ایک لمبا عرصہ لائبیریا و دیگر افریقن ممالک میں بھی تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لاتے رہے ہیں اور سابقہ چندسالوں سے انگلستان میں بحیثیت مبلغ سلسلہ متعین ہیں۔

آپ جلسہ پر کیوں آرہے ہیں

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں)

آپ جلسہ سالانہ پر اس لئے آرہے ہیں تاکہ

1۔ ایسے حقائق ومعارف سنیں جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں

2۔ طلب علم اور مشورہ امداد اسلام اور ملاقات اخوان کے مواقع مہیا ہوں

3۔ آپ میں سے ہر ایک کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور آپ کی معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔

4۔ جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں گذشتہ سال داخل ہوئے ہیں پرانے بھائی ان کا منہ دیکھ لیں اور روشناس ہو کر رشتہ تودد اور تعارف ترقی پذیر ہو

5۔ (امام وقت کی طرف سے) دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے

اور پاک تبدیلی ان میں بخشے

6 - اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو

7 - جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر گیا ہو اس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے

8 - (امام وقت کی طرف سے) تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور خشکی اور نفاق اور اجنبیت کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ رب العزت میں کوشش کی جائے

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب سے نہایت ضروری گذارشات

1 - جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب سے گذارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق اپنا بستر لانا نہ بھولیں جسکی تاکید حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی فرمائی ہے حضور اشتہار 7 دسمبر 1892ء میں فرماتے ہیں

" اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بقدر ضرورت ساتھ لاویں "

2 - اس ملک میں جلسہ سالانہ جیسا بڑا اجتماع متعدد ایسی ذمہ داریوں کو لے کر آتا ہے جن سے عہدہ برآ ہونا ضروری ہے احباب جو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائیں ان سے گزارش ہے کہ اس موقع پر مکمل تنظیم - اطاعت اور ڈسپلن کو ضرور ملحوظ خاطر رکھیں

3 - رہائش کا انتظام مسجد اور احباب جماعت فرانکفرٹ کی رہائش گاہوں میں ہوگا مہمانوں کی آمد کے روز ان کو ان کی رہائش گاہوں کی طرف راہ نمائی کر دی جائے گی جلسہ کی رہائش میں گو جیسا آرام ممکن نہیں اسلئے احباب سے امید ہے کہ اس امر کو سمجھتے ہوئے للّٰہی تکلیف اٹھا کر خدا کی باتیں سننے جا رہے ہیں اس تنگی کو برداشت کریں

4 - کھانے کا انتظام جو جماعت کی طرف سے کیا جائے گا وہ جمعہ یکم اپریل کی شام سے 4 اپریل صبح ناشتہ تک ہوگا کھانے کے اوقات جو مسجد میں نمایاں طور پر تحریر کر دیئے جائیں گے اور جن کا اعلان بھی کر دیا جائے گا کی پابندی دوست ضرور فرمائیں، کھانے کا انتظام مسجد کی عقبی گراؤنڈ میں ہوگا سب دوستوں سے خصوصی درخواست ہے کہ کھانے کے دوران اسلامی آداب کا خاص طور پر خیال رکھیں کیونکہ مسجد کے اردگرد جو پڑوسی رہتے ہیں وہ خاص طور پر آپ کو دیکھیں گے اس لئے ایسے آداب کا مظاہرہ کریں جس سے اسلام کی صحیح تصویر ان کو نظر آئے

5 - مسجد اور جلسہ گاہ ہر دو مقامات پر اپنی گفتگو اور آواز پر ایسا کنٹرول رکھیں کہ ہمسائے اور اردگرد کا ماحول اس سے برا اثر نہ لے مسجد کے باہر فٹ پاتھ پر دوست اژدھام کر کے راستہ نہ روکیں نہ ہی وہاں سگرٹ نوشی کریں اس اجتماع کو صحیح مسلمانوں کا اجتماع نظر آنا چاہیے

6 - جھگڑا تو ہر حال میں ناپسندیدہ ہے بالخصوص ایسے اجتماعات میں جھگڑے بہت سنگین نتائج لے کر آتے ہیں دوست یاد رکھیں کہ حج کے عظیم مذہبی اجتماع میں قرآن کریم کی تعلیم ہے

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ

یعنی حج کے ایام میں نہ تو کوئی شہوت کی بات نہ کوئی نافرمانی اور نہ کسی قسم کا جھگڑا کرنا جائز ہوگا احباب اپنے اس جلسہ میں مندرجہ بالا قرآنی تعلیم کو مدنظر رکھیں -

7 - انتظامی دشواریوں کی بناء پر کھانے کا انتظام جلسہ گاہ میں ہونا ممکن نہیں تھا کیونکہ انتظامیہ کی طرف سے اس کی اجازت نہیں اسلئے کھانے کا انتظام مسجد کے احاطے میں ہی ہوگا جبکہ جلسہ گاہ ہال میں ہوگی۔ پہلے روز احباب دوپہر کا کھانا مسجد میں تناول فرماکر جلسہ گاہ کو روانہ ہوں گے اور شام کا کھانا جلسہ سے فارغ ہوکر واپس آکر کھائیں گے

8 - دوسرے روز دونوں اجلاس ۲۰ منٹ کے وقفہ کے فرق سے منعقد ہوں گے جس میں کھانا نہیں ہوگا کھانا دوسرے اجلاس کے اختتام کے بعد مسجد میں ہی کھایا جائے گا درمیانی وقفہ میں احباب ہال کی کینٹین سے (ذاتی خرچ پر) مشروبات اور ریفرشمنٹ حاصل کرسکیں گے

۹ - بچوں کے لئے لازمی طور پر دودھ اور ان کا کھانا ہمراہ لائیں کیونکہ دونوں اجلاسوں کا وقت طویل ہے

۱۰ - مستورات ہال کی گیلری میں بیٹھ کر جلسہ سنیں گی سہولت کی غرض سے ایک چھوٹا ہال مزید حاصل کیا گیا ہے جو گیلری سے نچلی منزل پر ہے تاکہ مستورات اپنے بچوں کو وہاں لے جاکر ضروریات مہیا کرسکیں

۱۱ - جلسہ کے دوسرے روز مورخہ ۳۱ دسمبر کو پہلا اجلاس ۱۰ بجے تا 12 بجے مستورات اپنا علیحدہ اجلاس منعقد کریں گی جو دوسرے ہال میں منعقد ہوگا۔

12 - مسجد سے جلسہ گاہ پہنچنے اور اسی طرح واپس آنے کی غرض سے بسیں اور ٹرامیں استعمال کی جائیں اس سلسلہ میں انتظام استقبال آپ کی راہنمائی کرے گا بسوں اور ٹراموں کے ٹکٹ احباب از خود حاصل کریں گے

13 - جلسہ کے موقع پر چونکہ بہنیں بھی آئی ہوتی ہیں ایسے مذہبی اجتماعات میں ماحول کی پاکیزگی برقرار رکھنا ازحد ضروری ہے اسلئے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کے لئے غضِ بصر کے قرآنی حکم پر خاص طور پر عمل کرنا ازحد ضروری ہے

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق مبلغ انچارج ہمبرگ (جو آجکل مکرم حیدر علی ظفر صاحب ہیں) امیر ملک کے ماتحت اپنے علاقہ کے امیر بھی ہوں گے نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علاقہ زیر امیر ہمبرگ مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے

1 - سیکرٹری مال	مکرم طاہر محمود صاحب
2 - سیکرٹری امور عامہ ورشتہ ناطہ	مکرم چوہدری فیض احمد صاحب
3 - سیکرٹری تعلیم وتربیت	مکرم حفیظ الرحمان انور صاحب
4 - سیکرٹری اصلاح وارشاد	مکرم سلیمان الیوسمان صاحب
5 - سیکرٹری تحریک جدید و جوبلی فنڈ	مکرم عطاء اللہ صاحب
6 - سیکرٹری ضیافت و Maintenance	مکرم احمد النعیم عابد صاحب
7 - آڈیٹر	مکرم منصور احمد جاوید

انچارج مشن

جلسہ گاہ

مسجد میں جگہ کی تنگی کے باعث جلسہ کا انعقاد مسجد میں نہیں ہوگا بلکہ درج ذیل ہال میں جلسہ منعقد ہوگا انشاءاللہ

VOLKSBILDUNGSHEIM
ESCHENHEIMER ANLAG - 40
6000 FRANKFURT - 1

(اسی ہال میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجتماعی ملاقات ہوئی تھی)

مسجد اور ریلوے سٹیشن سے متذکرہ بالا ہال میں پہنچنے کا طریق بذریعہ پبلک ٹرانسپورٹ درج ذیل ہے

1۔ مسجد سے بذریعہ بس نمبر 36 ESCHENHEIMER TOR کے سٹاپ پر اتر جائیں متذکرہ بالا ہال بعینہٖ اُسی مقام پر ہے

2 - ریلوے اسٹیشن (HAUPT BAHNHOF) سے کسی بھی S-BAHN کے ذریعہ HAUPTWACHE کی سمت میں سفر کریں اور HAUPT WACHE پر جو آخری سٹاپ ہے اتر کر پیدل 7 منٹ میں متذکرہ بالا ہال میں پہنچ سکتے ہیں

AUTO BAHN سے مسجد کے لئے AUS FAHRT کا OFFENBACH SÜD لیں اور باہر نکلتے ہی ایک گول چوک ملے گا جس میں دائیں طرف پہلی سڑک چھوڑ کر دوسری سڑک سے دائیں مڑ جائیں جو سیدھی مسجد پے آئے گی درج ذیل نقشہ کے مطابق چلیں۔

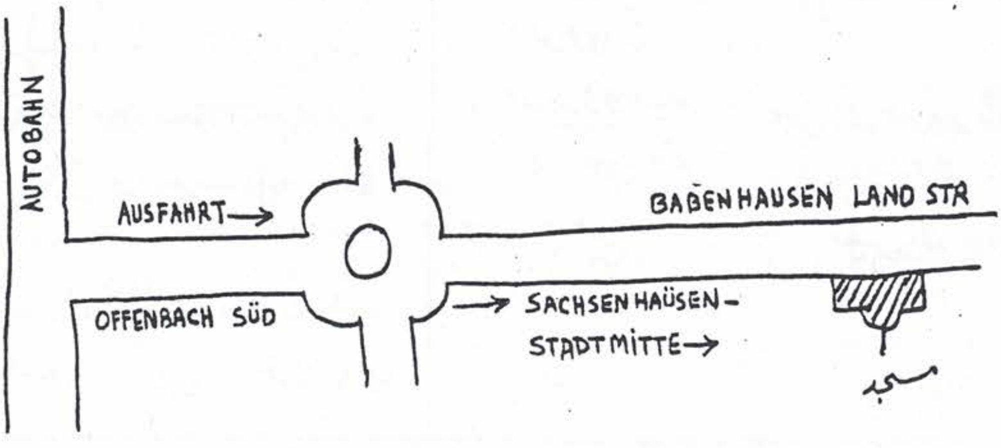

پروگرام جلسہ خواتین بر موقعہ جلسہ سالانہ مورخہ ۳-اپریل

10.00 تا 10.05	تلاوت : زاہدہ جاوید صاحبہ	
10.05 تا 10.10	نظم : مسعودہ خان صاحبہ	
10.10 تا 10.20	سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ	از محترمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ
10.20 تا 10.30	پردہ کی اہمیت	از محترمہ مس نرگس رحمان صاحبہ
10.30 تا 10.35	نظم : زاہدہ جاوید صاحبہ	
10.35 تا 10.45	تقریر از محترمہ ربیعہ صاحب	(جرمن زبان)
10.45 تا 10.55	تقریر PREACHING	از محترمہ صبیحہ ملک صاحبہ
10.55 تا 11.00	نظم : محترمہ باصرہ صاحبہ	
11.00 تا 11.10	بد رسومات کے خلاف جہاد	از محترمہ رضیہ وسیم صاحبہ
11.10 تا 11.20	برکات خلافت	از محترمہ مسز جمیلہ سلیم صاحبہ
11.20 تا 11.30	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	از محترمہ مریم ناز صاحبہ
11.30 تا 12.00	تقریر از محترمہ منور عبداللہ صاحبہ	صدر لجنہ اماء اللہ

ولادت

برادرم مکرم عبدالباسط طارق مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ مارچ کو پاکستان میں بچی عطا فرمائی ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی زندگی عطا فرمائے اور بچی کو اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(منصور احمد خان مبلغ انچارج)

غیر از جماعت خواتین سے شادی کے بارے میں ضروری ہدایات

جیسا کہ قبل ازیں متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے اور مکرم وکیل التبشیر صاحب نے اپنی حالیہ چٹھی میں اس امر کی دوبارہ تاکید فرمائی ہے کہ غیر از جماعت خواتین سے شادی کے لئے جماعت سے اجازت لینا ضروری ہے۔ جو احمدی بغیر اجازت کے یہ اقدام کرتے ہیں وہ اس ہدایت کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں نیز ویزا کی خاطر کاغذی شادی کی اجازت نہیں ہے مکرم و محترم مفتی صاحب سلسلہ احمدیہ سے اس بارے میں فتویٰ منگوایا گیا ہے جس میں انہوں نے سختی سے اس کی حوصلہ شکنی فرمائی ہے

خواتین کے ورثہ کے بارے میں ایک تاکیدی حکم

مکرم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے ارسال فرمودہ سرکلر مورخہ ۶ مارچ میں ایک تاکیدی ارشاد ارسال کیا گیا ہے۔ مجلس مشاورت منعقدہ 1982ء میں اُن افراد کے بارے میں جو خواتین کو ان کے ورثہ سے محروم کرتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ نے درج ذیل فیصلہ صادر فرمایا

" اسلامی قانون وراثت کی رو سے ہر وارث مرد یا عورت کو اُس کا حصہ ملنا چاہیئے اس بارے میں کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی اگر کسی خاتون کو وراثت میں سے اُس کے حصہ سے محروم کیا جاتا ہے اُسے چاہیئے کہ مجھے لکھے۔ ایسی خاتون کے خلاف کاروائی کی جائے گی جسے اس کے حصہ سے محروم کیا گیا ہو اور وہ مجھے رپورٹ نہ کرے"

پروگرام جلسہ سالانہ مغربی جرمنی

مؤرخہ 2-3 اپریل سنہ 1983ء بروز ہفتہ اتوار

اجلاس اوّل : 2 اپریل بروز ہفتہ

14.00 تا 14.30 تلاوت و نظم

14.30 تا 15.00 پیغامات خصوصی

15.00 تا 15.30 افتتاحی کلمات و افتتاحی دعا

15.30 تا 16.00 ہماری پیدائش کا مقصد (انگریزی)
از بشیر احمد آرچرڈ صاحب
مبلغ سلسلہ انگلستان

16.00 تا 16.10 اردو خلاصہ

16.10 تا 16.40 نظام جماعت کا تعارف (اردو - جرمن)
از عبد الباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ

16.40 تا 16.55 سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اردو)
از محمد امین خالد صاحب

16.55 تا 17.10 اسلام کے ابتدائی دور کی جنگیں (جرمن)
از عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب

17.10 تا 17.15 خلاصہ تقریر (اردو)

17.15 تا 17.30 پیشگوئیاں دربارہ ظہور مہدی علیہ السلام (اردو)
از منور احمد اختر صاحب

اجلاس دوم : 3 اپریل بروز اتوار

10.00 تا 10.30 تلاوت و نظم

10.30 تا 10.45 نماز کی اہمیت (اردو)
از اعجاز احمد طارق صاحب

10.45 تا 11.00 حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ کی پیشگوئیاں (اردو)
از شمس الحق صاحب

11.00 تا 11.15 ذکر حبیب (اردو)
از محمد ریاض سیفی صاحب

11.15 تا 11.30 اسلامی آداب (اردو)
از عبد الرحیم احمد صاحب

11.30 تا 11.45 سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ (اردو)
از محمد شریف خالد صاحب

11.45 تا 12.00 خلافت سے وابستگی کی برکات (اردو)
از چوہدری ناز احمد صاحب ناصر صاحب

اجلاس سوم

یہ اجلاس 20 منٹ کے وقفہ کے بعد شروع ہوگا

12.20 تا 12.40 تلاوت و نظم

12.40 تا 13.00 مغربی سوسائٹی کے مضر اثرات (جرمن)
از ہدایت اللہ ہیوبش صاحب

13.00 تا 13.30 عیسائیت کے موجودہ عقائد اور مسیح علیہ السلام کی حقیقی تعلیمات کا موازنہ (اردو - جرمن)
از حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ

13.30 تا 14.00 حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات (اردو - انگریزی)
از منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج

14.00 تا 14.30 جماعت احمدیہ کے ذریعہ سپین میں تبلیغ اسلام کی تاریخ
از
مکرم مولانا کرم الہٰی ظفر صاحب
مبلغ سلسلہ عالیہ اسپین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

مجلس خدام الاحمدیہ فرانکفورٹ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اسلئے ہوا کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔

میری یہ باتیں اسلئے ہیں

کہ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا

یوں کے لئے جو اصل جنت کی ستون ہے وہ سب سے ... انشاءاللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً میں آپ کے سامنے وہ رکھتا رہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے

افتتاحی خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :

حال ہی میں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ توفیق عطا ہوئی کہ مسجد سپین کے تاریخی افتتاح کا اعلان ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی بخشی کہ ہر جگہ اُس کے فضلوں کے بے شمار رنگ ظاہر ہوتے ہوئے دیکھے جس طرح ش میں قطرے گرتے ہیں اس طرح ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی برسات ہوتی ہوئی دیکھی۔

اس تصور سے دل حمد سے بھر جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب دل حمد سے بھر جائے تو چھلکنے بھی لگتا ہے۔ کیفیت میں جب آج حضرت اقدس (۔۔۔ ناقل) کی نظم سُنی تو دل کی جو حالت ہوئی وہ ناقابلِ بیان ہے۔ کوئی لفظ نہیں جن میں اس کی کیفیت کو بیان کیا جا سکے۔

کیسی پیاری راہ حمد کی ہمارے لئے آپ نے معیّن کر دی ہے۔ انکساری اور عاجزی کی کیسی حسین شاہراہ ہمارے کھول دی ہے۔ یہ وہی شاہراہِ ترقیٔ اسلام ہے جس پر چل کر ہمیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ یہ وہی رستہ ہے رستے سے خدا ملتا ہے۔ بیشمار رحمتیں ہوں حضرت اقدس (۔۔۔ ناقل) پر کہ جنہوں نے "انانیت" کی ساری راہیں بند کر دیں اور عاجزی کی ساری راہیں کھول دیں۔ ایک ایک شعر، ایک ایک مصرع، ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت اقدس (۔۔۔ ناقل) کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔ کوئی سعید فطرت انسان س کلام کو سُنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اُس کی سچائی کی گواہی نہ دے۔ حیرت انگیز پُر، پاکیزہ جذباتِ عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سُن کر رُوح پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔

جب یہ کلام پڑھا جا رہا تھا تو مَیں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ احمدی نوجوان جو یہ کہتے ہیں کہ ہم تبلیغ کیسے کریں؟ ں دلائل یاد نہیں، ہمیں ملکہ نہیں کہ مناظرہ کر سکیں، ہمیں عربی نہیں آتی، ہمیں استدلال کا طریق معلوم نہیں، سوچ رہا تھا کہ انہیں اس سے زیادہ اَور کس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ حضرت اقدس (۔۔۔ ناقل) کا کلام یاد کریں اور دیشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اس کلام کی منادی کریں اور دُنیا کو بتائیں کہ وہ آ گیا ہے جس آنے کے ساتھ تمہاری نجات وابستہ ہے۔

ایسا پُراثر کلام، ایسا پاکیزہ کلام، ایسا حکمتوں پر مبنی کلام، خدا کی حمد کے گیت گاتا ہوا ایسا کلام جس کے ملق بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ؎

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

یقیـ ہے کہ جب حضرت اقدس (۔۔۔ ناقل) نے یہ شعر کہا ہوگا تو یقیناً اور لازماً آسمان پر ملائکہ بھی آپ ہم آواز ہو کر یہ شعر گا رہے ہوں گے اور وہ ساری حمد آپ کے پیچھے پڑھ رہے ہوں گے جو خدا کی حمد میں آپ اظہارِ محبت اور عشق کیا۔

صل حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی جان محبت ہے۔ دین کی حقیقت عشق ہے۔ وہ دین جو محبت اور عشق سے ی ہے اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ نہ وہ زندہ رہنے کے لائق ہے، نہ وہ زندہ رکھنے کے قابل ہے۔ رُوح ہ زندگی کی اور ادیان کا فلسفہ اس بات میں مضمر ہے کہ خدا سے محبت کی جائے اور ایسی محبت کی جائے کہ دُنیا کی ہر پر وہ محبت غالب آ جائے۔ کوئی وجود اُس سے زیادہ پیارا نہ رہے۔ کوئی ساتھی اُس سے زیادہ عزیز تر نہ ۔ یہ محبت جب زندگی کے ہر دوسرے جذبے پر غالب آ جاتی ہے تو اُس وقت وہ لوگ پیدا ہوتے ہیں جنہیں خدا نما دکھا جاتا ہے۔ یہی سب سے بڑا ہتھیار ہے جس سے دُنیا کے قلوب فتح کئے جائیں گے۔ یہی وہ ہتھیار ہے جس نے تال غالب آتا ہے۔

چنانچہ جب میں سپین گیا تو اُن لوگوں کے دل میں بھی کئی قسم کے توہمات تھے۔ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید ں MOORS کی طرح جنہوں نے پہلے فتح کیا تھا، دوبارہ کسی قوت کے زور سے، کسی ہوشیاری سے، کوئی یم بنا کر فتح کرنے کے ارادے ہیں۔ اسی لئے مَیں نے اپنے پیغام میں اس بات کو خوب کھول دیا اور واضح دیا کہ محبت کے سوا ہم اَور کوئی پیغام لے کے نہیں آئے۔ ایک موقع پر ایک پریس کے نمائندے نے مجھ سے سوال کہ آپ آخر کیا کرنے آئے ہیں! اس مقصد کو واضح تو کریں۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ ہم یہ کرنے آئے ہیں کہ تلوار جس مُلک کو مسلمانوں سے چھینا تھا، محبت سے ہم اس مُلک کو دوبارہ فتح کر لیں۔ اس کے سوا ہمارا کوئی قصد نہیں ہے۔

اور یہ پیغام ایسا ہے جس پیغام کا مقابلہ دُنیا میں کسی طاقت کے بس کی بات نہیں۔ جب انسان دُنیا

یہ ناممکن ہے کہ اس اٹل تقدیر کو دُنیا کی کوئی قوم بدل سکے۔

اس لئے خدامِ احمدیت بھی محبانِ احمدیت ہونے چاہئیں، عاشقانِ احمدیت ہونے چاہئیں۔ ان کے ل میں ولولے ہوں پیار اور محبت اور عشق کے۔ کیونکہ اس کے سوا ہمارے پاس اَور کوئی طاقت نہیں علاوہ اس کے سوا ہم دُنیا کو فتح کرنے کا کوئی اَور ذریعہ اپنے ہاتھ میں نہیں پاتے۔

ایک موقع پر بریڈفورڈ (انگلستان) میں ایک اخباری نمائندے نے مجھ سے ایک سوال کیا۔ وہ اسی حیثیت کا سوال تھا، خصوصاً اس پہلو سے اُس نے اپنی مطلب براری چاہی کہ آپ محبت کا پیغام تو دیتے ہیں مگر پ یہ بتائیں کہ جن لوگوں نے آپ پر مظالم کئے ہیں اور شدید مظالم کئے ہیں اُن کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟ میں اُن کو بتایا کہ اُن کے لئے بھی ہمارے دل میں سوائے پیار اور محبت اور رحمت کے اَور کوئی جذبہ نہیں۔ جب مَیں یہ رہا تھا تو اُس وقت مجھے ایک پُرانی دُعا یاد آئی جس میں بعینہٖ یہی مضمون بیان کیا گیا تھا لیکن فی الحال اس وقت اس کو آپ کے سامنے بیان نہیں کروں گا۔ مَیں نے وہ دُعا جب اُس کے سامنے بیان کی تو اُس کے چہرے پر اطمینان راہوا اور بے اختیار سارے تردّد اور شک کے بادل چھٹ گئے اور پوری طرح مطمئن ہو کر اُس نے پھر مزید باتیں دریافت ۔ اور رنگ بدل گیا اور شک کی بجائے اُس کی آنکھوں میں بھی مَیں نے محبت کے آثار دیکھے۔

تو حقیقت یہ ہے کہ محبت ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے مقابل پر دُنیا نے کبھی کوئی ہتھیار نہ ایجاد کیا ہے، سکتی ہے۔ اس نے لازماً فتحیاب ہونا ہے۔

اس لئے ہم جو آج نفرتوں کی آندھیوں میں گھرے ہوئے ہیں، ہم جو آج ایسی کمزور حالت میں اپنے آپ کو پاتے یا کہ جو قدم ہم اُٹھائیں وہ بغض اور نفرت پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ جو نیکی ہم کریں وہ فتنہ و فساد شمار کی تی ہے۔ جو خدمتِ اسلام کے لئے ہم اقدام کریں اُسے انتہائی حسد اور بغض کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس ری صورتِ حال کا علاج بھی یہی ایک لفظ "محبت" ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا نے ہمیشہ محبتوں سے رتوں پر فتح پائی ہے۔ اسے جتنی مرتبہ بھی مَیں بیان کروں کم ہے۔

مَیں یہ بات خاص طور پر اس لئے آج آپ کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مسجد سپین کا یہ بابرکت یام جس کی توفیق اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی محض اپنے فضل کیساتھ اس نے بھی بعض دلوں میں بغض اور نفرت پیدا کر دیئے یت انگیز بات ہے۔ انسان بظاہر سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک نیک کام کے نتیجہ میں نفرت کیسے پیدا ہو سکتی ہے لک تو پیدا ہو سکتا ہے، یہ افسوس اور حسرت تو پیدا ہو سکتے ہیں کہ کاش! ہم یہ کام کرتے لیکن نیک کام کے میں نفرت پیدا ہونا عقلِ انسانی کے خلاف ایک مظاہرہ ہے۔ یہ واقعات بھی ہم سے گزر رہے ہیں اور خطرہ کہ نوجوان جو اپنے اندر گرم خون رکھتے ہیں وہ کسی وقت بے اختیار ہو جائیں اور ان منافرانہ جذبات سے مغلوب ر وہ بھی کوئی ایسا کلمہ دل سے نکال دیں جو اپنے اندر تلخی رکھتا ہو۔ اس لئے تمام نوجوانوں کو مَیں خصوصیت کے ساتھ حیت کرتا ہوں کہ آپ نے ہرگز کسی رنگ میں بھی دلآزاری نہیں کرنی۔ آپ کے عہدِ بیعت میں یہ الفاظ داخل ہیں کہ کسی کا دل نہیں دُکھاؤں گا۔ اس لئے کسی نوع کی بھی دلآزاری ہمارے احمدی خدام کی طرف سے ظاہر نہیں ہونی چاہیئے۔ بُری بات کہتا ہے، جو تلخ بات کہتا ہے، جو نفرت کی نگاہ سے آپ کو دیکھتا ہے اُسی کے سامنے عجز کا اظہار کیجئے، رجائیے، سچے ہو کر مجبوروں کی طرح تذلّل اختیار کیجئے، معافی مانگئے۔ اُس سے کہیں کہ ہمارا مقصد ہرگز دلآزاری نہیں تھا۔

یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ مُلک کی فضا مختلف عوامل کی وجہ سے خراب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وطن ہم سے کیا سلوک رے، ہم بہرحال اس وطن کے لئے ہر خطرے میں انشاء اللہ سب سے آگے کھڑے ہوں گے۔ ہر وہ تیر جو اس وطن کی طرف چلایا جائے گا احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہوں گی ان تیروں کو لینے کے لئے۔ (نعرے) اس لئے کسی رنگ میں بھی احمدی نوجوان کو کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا جس کے نتیجے میں وطن کے سکون اور امن کی فضا کسی رنگ میں بھی خراب ہو۔ وہ تیر چلاتے ہیں تو آپ تیر چلنے دیں۔ کیونکہ وہ تیر آپ کی طرف نہیں بلکہ آپ کے دین کی طرف چلایا جا رہا ہے۔ تیر آپ کی طرف نہیں بلکہ اُس خدا کی طرف چلایا جا رہا ہے جس خدا کے آپ بندے ہیں۔ اس لئے ان تیروں کا نگہبان ہمارا خدا ہوگا، ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ (نعرے) ہمارا فیصلہ آسمان کے دربار میں ہے۔ ہمارا فیصلہ آسمانی دربار میں ہے اور خدا جو خَیْرُ الْفٰتِحِیْن ہے وہی یہ فیصلہ کرے گا کہ آج کی دُنیا میں کون حق پر تھا اور کون باطل پر تھا، کس کا کردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کا سا کردار تھا اور کس کا کردار محمد مصطفیٰ کے دشمنوں کا سا کردار تھا۔ اس لئے یہ فیصلہ ہم اپنے ربّ کے سپرد کر چکے ہیں۔ ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ اس کے بعد ہم پر کیا گزرتی ہے۔ ہم اپنے ربّ کے حوالے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ نِعْمَ الْمَوْلٰی اور نِعْمَ الْوَکِیْل ہے۔ اُس سے بہتر نہ کوئی مولا، نہ کوئی آقا ہے۔ نہ اُس سے بہتر ہمارا کوئی نگران اور متولّی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اپنی باگ ڈور پکڑا کر اس بات سے کلیۃً بے نیاز ہو جائیں کہ آپ پر کیا گزرتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بڑے ہی پیارے رنگ میں ایسے ہی درد کے موقعوں پر نصیحتیں فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ؎

وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں

تم دیکھو گے کہ انہیں میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

اِس لیئے یہ پیغام ہے آپ کو۔ اِس کو ہرگز نہ بھلائیں۔ ایک لمحہ کے لیئے بھی اِس بات سے غافل نہ ہوں کہ ہم اپنا کوئی انتقام نہیں لینا۔ نہ بددعا کرنی ہے کیونکہ یہ بھی انتقام کا ایک ذریعہ ہے۔ سوائے خیر کی دُعا کے ہمارے منہ سے کوئی کلمہ بھی قوم کے لئے نہیں نکلنا چاہیئے۔ وہ جس حد تک زیادتی کرتے ہیں کرتے چلے جائیں، ان کا جو پیمانہ ہے زیادتی کا وہ بھرنے دیں اور چھلکنے دیں۔ لیکن جہاں تک ہماری ذات کا تعلق ہے ہم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کا دامن پکڑا ہے اور اس دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہنا ہے ایک لمحہ کے لیئے بھی اس دامن کو نہیں چھوڑنا۔

وہ دامن ہم سے کیا تقاضے کرتا ہے؟ وہ دامن ہمیں طائف کی یاد دلاتا ہے۔ کیسی حسین یاد ہے کیسی پیاری یاد ہے ہرچند کہ درد سے بھری ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک غلام کو لے کر مکہ سے مایوس ہو کر طائف کی بستی میں چلے جاتے ہیں۔ وہ ایک پہاڑی علاقہ ہے، پتھریلا، سنگلاخ لیکن جتنی وہ زمین سنگلاخ تھی اُس سے زیادہ اُن لوگوں کے دل سنگلاخ تھے جو وہاں بسا کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم صرف امن کا پیغام لے کر گئے تھے، رحمت اور محبت کا پیغام لے کر گئے تھے، کوئی دلآزاری کی بات آپؐ نے نہیں کی۔ اُن کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف آپؐ نے بلایا اور اس کے جواب میں آپؐ کو گالیاں دی گئیں، آپؐ پر پتھر برسائے گئے۔ گلیوں کے اوباش اور لونڈے جھولیوں میں پتھر ڈال کر اِس حال میں آپؐ کو وداع کہنے گئے کہ سر سے پاؤں تک آپؐ کا بدن لہولہان ہو چکا تھا۔ آپؐ کے جوتے خون سے بھر گئے تھے اور اس پھسلن کی وجہ سے چلنا دشوار ہو رہا تھا۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کامل وقار کے ساتھ، کسی جلدی میں نہیں، بلکہ نہایت متانت کے ساتھ قدم اُٹھاتے ہوئے، اس بستی کو دعائیں دیتے ہوئے حالی میں باہر نکلے ~~باہر نکلے~~، ایک تاکستان تھا اُس کے کنارے آپؐ سستانے کے لئے بیٹھ گئے۔ دل کی عجیب کیفیت تھی۔ غم و الم سے گداز دل تھا۔ ایسی حالت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر آسمان سے وہ فرشتہ نازل ہوا جو ملک الجبال تھا۔ یعنی وہ فرشتہ جسے پہاڑوں پر قدرت دی گئی تھی۔ اُس نے عرض کی کہ یارسول اللہ! خدا آج بڑا غضبناک ہے۔ آپ کے ساتھ اِس بستی نے آج جو ظلم کا سلوک کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ایسا غضبناک ہے کہ اُس نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر آج محمد مصطفےٰؐ چاہیں تو دو پہاڑوں کو جو بستی کے دائیں اور بائیں ہیں اِس طرح ملا دو کہ ہمیشہ کے لیئے اِس بستی کا نام و نشان مٹ جائے۔ وہ دل جس کے زخم ابھی تازہ تھے، جس کا خون ابھی بدن سے رس رہا تھا، ابھی وہ خشک نہیں ہوا تھا، جب زخم تازہ ہوں وہ وقت ہوتا ہے انتقام کا، جب تازہ تازہ صدمہ پہنچا ہو وہ وقت ہوتا ہے بے صبری دکھانے کا۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ہماری جان، ہمارے مال، ہمارے ماں باپ، ہمارا سب کچھ فدا ہو، اس دُکھ کی انتہائی حالت میں جب اللہ نے اپنی طرف سے، بغیر کسی بددعا کے، اس قوم کو مٹانے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ عرض کی کہ اے خدا! میں تو رحمت ہوں۔ مجھے تو بنی نوع انسان سے کوئی دشمنی نہیں، جو دکھ ہے وہ اپنی جان پر لوں گا۔ یہ آپؐ کی کیفیت تھی۔ عرض یہ کیا:۔ ؎

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

(نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین مؤلفہ محمد حضری بک ص۶۱)

کہ اے میرے رب! میری التجا صرف یہ ہے کہ میری قوم کو ہدایت دے دے کیونکہ لاعلمی میں یہ سلوک کر رہے ہیں۔ اِن کو یہ پتہ نہیں کہ کائنات کے مالک کا واحد نمائندہ آج ان کے پاس آیا ہوا ہے۔ اِن کو معلوم نہیں کہ وہ آیا تھا جس کی خاطر دُنیا کو بنایا گیا تھا۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک (موضوعات کبیر ص۵۹) کے فلسفہ اور حقیقت سے یہ لوگ ناآشنا ہیں۔ کچھ پتہ نہیں کہ کس سے کیا سلوک کر رہے ہیں؟ اِس لئے اے میرے اللہ! جاہلیت کی باتیں ہیں تو ان کو معاف فرما۔ معاف ہی نہ فرما بلکہ اِن کو ہدایت نصیب فرما دے اور ان کی نسلوں سے عبادت گذار بندے پیدا فرما۔

دیکھئے! دُکھے ہوئے دل کی دُعا اور محمد مصطفےٰؐ کے دُکھے ہوئے دل کی دُعا کیا رنگ لاتی ہے؟ چند سال کا عرصہ نہیں گزرتا کہ طائف کی ساری بستی مسلمان ہو جاتی ہے۔ وہ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خون بہانے والے تھے وہ اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام کی خاطر بہانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور پھر بھی حسرتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ وہ یاد حسرت بن کر دل میں کسکتی رہتی ہے کہ کیوں ہم نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے یہ سلوک کیا؟ بڑی بڑی قربانیاں دیں ان لوگوں نے بعد میں۔ اسلام کی خاطر بے محابا اپنے خون بہائے لیکن وہ دھبہ پھر نہ مٹ سکا جو ظلم کا دھبہ تھا۔ اور قیامت تک طائف کے نام کے ساتھ اس ایک ظلم کی یاد وابستہ رہے گی جو ہزار ظلموں پر بھاری تھا۔

پس یہ ہیں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ اے خدا! جب تک کائنات باقی ہے اور اس کے بعد بھی، ہمیشہ ہمیش بے شمار درود اس رحمۃٌ للعالمین پر بھیجتا رہ۔ بے شمار برکتیں آپؐ پر نازل فرماتا رہ۔ اپنے دُکھ ہم برداشت کریں گے تیری خاطر اور تیرے اس محبوبؐ کی خاطر جو ہمارا آقا ہے۔

اے اللہ! تو اس قوم پر رحم فرما یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ ہم تو سوائے اِن کی بھلائی کے اور کچھ نہیں چاہتے۔ اِن کے لیئے رحمت کی دُعاؤں کے سوا ہمارے قبضے میں کچھ نہیں ہے۔ ان کے ظلم کے نتیجے میں ہم سوائے اِس کے کہ مغفرت کی دُعائیں کریں اور کچھ نہیں چاہتے۔ تو اِن کو ہدایت دیدے۔

صرف یہی نہیں بلکہ حضرت اقدس ...... کے اِس شعر کو یاد کرتے ہوئے اپنے دل میں درد پیدا کرکے دُعائیں کریں کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

حضرت اقدس (... ناقل) کو جب تکلیفیں پہنچائی گئیں اور انتہا کر دی گئی ایذا رسانی کی اور دکھ پہنچانے کی ہر قسم کی، بر نوعیت کی جذباتی جسمانی ہر تکلیف بھی دشمن نے سوچی وہ آپ کو پہنچانے میں کمی نہ کی، اُس وقت اس انتہائی دُکھے ہوئے حال میں، معلوم ہوتا ہے، آپ نے یہ شعر کہا ہے۔ دل جب دُکھ سے بھر گیا تھا، جب چھلکنے کو تیار تھا، یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت جب انسان کے منہ سے بے اختیار بددُعا نکل جاتی ہے، اُس وقت ایک غالب ہاتھ نے ان جذبات کو روک دیا ہے اور آپ نے اپنے رب کے حضور یہ عرض کیا اور اپنے دل کو نصیحت کی کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

کہ یہ تو خیال کر کہ جس آقا کی محبت میں تو سرشار ہے، جس کے لیئے تو سب کچھ فدا کرنے کے لیئے تیار بیٹھا ہے اُسی آقا کی محبت کا دعویٰ کرنے والی قوم ہے۔ اُس آقا کی محبت کے صدقے اِن کو معاف کر دے۔ اُس آقا کی رحمت کے صدقے ان سے حُسنِ سلوک فرما اور اِس کے سوا اِن کے لئے کسی بُری بات کو کسی گوشہ میں جگہ دینے کا دھیان نہ کر کیونکہ تو محمد مصطفےٰ کے قدموں کا نثار دل ہے جس میں رحمت کے سوا اور کوئی جذبہ نہیں پنپنا چاہیئے۔

یہ وہ نصیحت ہے جو حضرت اقدس (... ناقل) نے اپنے دل کو کی اور اس کے نتیجے میں ایک دُعا آپ کے دل سے نکلی۔ اِس دُعا کو ہر احمدی کو اپنا شعار بنانا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ دو مختلف، متضاد دعویداران محبت آج دُنیا میں پیدا ہو چکے ہیں۔

ایک وہ ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے، اس محبت کے نتیجے میں، اپنی دانست میں اتنا بڑھے ہوئے ہیں کہ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے۔ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کے نام کو بلند کرتے ہوئے کوئی انسان دُنیا میں مساجد بنائے۔ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کو پھیلانے کے لیئے تمام دُنیا میں کوئی انسان دیوانوں کی طرح پھرتا چلا جائے اور سب کچھ نثار کرتا ہوا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت کا اعلان کرتا رہے ۔۔۔۔ یہ عجیب محبت ہے، عجیب تقاضے ہیں اِس محبت کے ۔۔۔۔ ہمیں تو اس محبت کی کوئی سمجھ نہیں آتی۔ ہم تو اس محبت سے کلیۃً ناآشنا ہیں۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ اگر کسی سے محبت ہو تو دشمن بھی اُس کی تعریف کرے تو دل اُس دشمن پر فدا ہونے لگتا ہے۔ ہم تو صرف اِس محبت سے واقف ہیں کہ اگر معاند سے معاند انسان بھی کسی محبوب کی تعریف کرنے لگ جائے تو دل اُس پر نچھاور ہونے لگتا ہے اور اُسے معاف کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ جب کوئی ماؤں سے معافی مانگنا چاہے تو بچوں پر نثار ہوا کرتا ہے۔ اُن بچوں کو دُعائیں دیتے ہیں فقیر۔ جانتے ہیں کہ ماں بچے سے سچی محبت کرتی ہے۔ اگر ہم نے اس کے بچے سے پیار کا اظہار کیا تو ماں کی منافرت پر بھاری یہ بچوں والی محبت غالب رہے گی۔ کیونکہ ماں حقیقتاً اپنے بچے سے سچا پیار کرتی ہے، جو سچا پیار کرنے والا ہو وہ دوسرے کے پیار سے جلتا نہیں۔ ... دوسرے کے پیار سے دشمنی محسوس نہیں کرتا۔ دوسرے کے پیار کے نتیجے میں اپنی دشمنیاں بھلا دیا کرتا ہے۔ پس ہم صرف اِس محبت سے آشنا ہیں۔

اِس لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اگر ہمیں سچی محبت ہے، اگر سچا پیار ہے تو اس کے نتیجے میں ہماری تو یہ کیفیت ہے کہ ؎

ان کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے

وہ اِس بات پہ نالاں ہیں، اِس بات پہ شکوہ کر رہے ہیں، ناراض ہیں ہم سے، معاف کرنے کے لئے تیار نہیں، کہتے ہیں قتل کر دو اِن کو کہ محمد مصطفےٰؐ کا نام محبت سے لے رہے ہیں۔ اِس پیار پر ان کو غصہ آ رہا ہے کہ خدا کی خاطر یہ لوگ مسجدیں بنا رہے ہیں۔ اپنے دل کی کیفیت یہ ہے کہ ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے۔ اِس غصے کو ہم پیار کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ بیچارے جاہل لوگ، ناسمجھ، نافہم بظاہر جو کچھ بھی غلط کر رہے ہوں، دل میں یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاطر یہ کیا ہے۔ اِس وجہ سے ہمیں ان پہ پیار آتا ہے۔ اِسی وجہ سے حضرت اقدس (... ناقل) کا وہ شعر یاد آ جاتا ہے کہ ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

کہ اے میرے دل! بڑے ظلم ہوتے ہیں تجھ پر، لیکن یہ بھی تو خیال کر کہ آخر میرے ہی محبوب محمدؐ کی محبت کے خویدار ہیں یہ۔ اسی محمدؐ کی محبت کا دم بھر رہے ہیں یہ۔ اِس لئے جو ظلم مجھ پر کرتے ہیں کر گزریں میں ان کو معاف کرتا چلا جاؤں گا۔

یہ تعلیم ہے احمدیت کی۔ اِس تعلیم پر ہم نے بہرحال قائم رہنا ہے۔ اِس محبت کے اعلان میں جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کا اعلان ہے، ہمیں اِس بات کی کوئی بھی پرواہ نہیں کہ ہم پر دُنیا کیا ظلم توڑتی ہے یا کیا کرگزرتی ہے۔ ہم وفادار رہیں گے اِس محبت سے۔ قائم رہیں گے اِس محبت پر۔ دائم اور ہمیشہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دامن سے چمٹے رہیں گے۔ کیونکہ یہ وہ محبوب ہے جس کی محبت کے بعد پھر دُنیا کی کوئی پرواہ باقی نہیں رہتی۔ مستغنی ہو جاتا ہے انسان اِس بات سے کہ دُنیا کیا سلوک کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اِس محبت کے تقاضے پورے کرنے کی۔ یہ تقاضے بہت وسیع ہیں۔ یہ محض وقتی جذبات کا کھیل نہیں ہے۔ جہاں تک قربانیوں کا تعلق ہے میں جانتا ہوں اور پہلے بھی بارہا تاریخ اِس بات کو ثابت فرما چکی ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دامن سے دُنیا کا کوئی جبر اور کوئی استبداد احمدی کا ہاتھ الگ نہیں کر سکتا۔ یہ اس قوت کے ساتھ محمد مصطفےٰ کے قدموں پر پڑا ہوا ہے کہ دُنیا کی کوئی طاقت اس ہاتھ کو جدا نہیں کر سکتی۔ لیکن جہاں تک مستقل قربانیوں کا تعلق ہے، مثبت رنگ کی قربانیوں کا تعلق ہے وہ ایک بالکل الگ مضمون ہے۔ محبت کے تقاضے وہاں بدل جاتے ہیں۔ وہاں انسان کو روز بروز اپنی زندگی میں تبدیلیاں پیدا کرنی پڑتی ہیں۔ وہ بہت مشکل مقام ہے۔ اِس اوّل مقام پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعتِ احمدیہ ہمیشہ سے قائم ہے اور اِس دوسرے مقام پر بھی بڑی شان کے ساتھ قائم رہی ہے۔ لیکن جہاں تک محبت کے دوسرے تقاضوں کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ کچھ کمزوریاں ظاہر ہونی شروع ہو گئی ہیں۔

محبت کے یہ تقاضے نماز کی طرف آپ کو بلاتے ہیں۔ محبت کے یہ تقاضے عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف آپ کو بلاتے ہیں۔ محبت کے یہ تقاضے اس رنگ میں تبلیغ کی طرف آپ کو بلاتے ہیں جس رنگ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تبلیغ فرمائی۔ دن اور رات اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے دین پر، اس کے پیغام پر فدا کرنے کی طرف آپ کو بلاتے ہیں۔ یہ ایسے تقاضے نہیں ہیں جو جذبات کے ایک ہنگامے میں انسان اپنی جان قربان کر دیا کرتا ہے۔ اپنے جذبات سے اتنا مغلوب ہو جاتا ہے بسا اوقات کہ ایک لمحہ کی وہ قربانی اُس کو کوئی دُکھ نہیں دیتی۔ لیکن وہ قربانیاں اصل آزمائش ہیں محبت کی جو لمبا عرصہ مستقل، زندگی کے ساتھ چمٹ جاتی ہیں۔ ہر ہر لمحہ انسان سے مطالبے کرتی ہیں اور تقاضے کرتی ہیں۔ یہ واقفین زندگی کی قربانیاں ہیں۔ یہ ان کی قربانیاں ہیں جو فیصلہ کر لیتے ہیں کہ آج کے بعد ہمارا کچھ نہیں۔ جو کچھ بھی ہے وہ دینِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ہو چکا ہے۔ وہ اللہ کے حضور ہم پیش کر چکے ہیں۔

ان قربانیوں کے تقاضے جو اصل محبت کی کسوٹی ہے وہ بہت لمبے ہیں۔ اِس وقت مَیں اُن کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ وقت آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ، وقتاً فوقتاً مَیں آپ کے سامنے وہ تقاضے رکھتا رہوں گا۔ آج صرف اتنا کہتا ہوں کہ محبت کوئی محض جذبات کا کھیل نہیں ہے۔ یعنی مومن کے لیے محبت کوئی جذبات کا کھیل نہیں ہے۔ مومن کے لیے محبت ایک لمبی زندگی، قربانیوں کی زندگی کا تقاضا کر رہی ہے جو ہمیشہ، ہر حال میں، ہر سانس میں، ہر ہر لمحہ اِس بات کا ثبوت پیش کر رہی ہوں کہ ہم سچے عاشق ہیں۔ یہ کیسے ثابت ہو؟ کس طرح ہمیں معلوم ہو کہ سچا عاشق کون ہوتا ہے؟ اِن امور سے متعلق مَیں آئندہ انشاء اللہ کسی وقت آپ کے سامنے بیان کروں گا۔ اِس وقت ذہنی طور پر آپ کو مَیں تیار کرنا چاہتا ہوں۔

احمدی نوجوان اِس غلط فہمی کو دل سے نکال دے کہ احمدیت صرف وقتی جوش کی قربانیوں کا نام ہے۔ ہر نوجوان اس بات کا خیال ہمیشہ کے لیے دل سے نکال دے کہ احمدیت صرف نعروں کی طرف بلاتی ہے اور نعرہ لگانے کی طرف بلاتی ہے ـــــ احمدیت اِن دونوں میں سے کسی چیز کا نام نہیں۔ احمدیت مستقل قربانیوں کا ایک لائحہ عمل ہے اور باشعور قربانیوں کا لائحہ عمل ہے جو زندگیوں کے اندر انقلاب چاہتی ہیں۔ جب تک احمدی وہ انقلاب اپنی زندگی میں پیدا نہیں کرتا، وہ آگے انقلاب پیدا کرنے کا اہل ہی نہیں۔ یہ وہ راز ہے جس کو سمجھے بغیر آپ کامیاب مبلغ نہیں بن سکتے۔ اِس کے لئے آپ تیار ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ عہدِ بیعت کے سارے تقاضے پُورے کریں اور اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میرے نازک اور کمزور کندھوں پر جو ذمہ داری خود اُس نے ڈالی وہ خود اِس بوجھ کو اُٹھائے کیونکہ میں اپنے اندر کوئی طاقت نہیں پاتا۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ آپ کے حقوق ادا کروں اور آپ کے لیے دن رات دُعائیں کروں۔ آپ کو زندہ کرنے میں اپنی زندگی پیش کر دوں تاکہ آپ زندہ ہوں تو اسلام زندہ ہو۔ اسلام زندہ ہو تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام ہمیشہ کے لیے ساری دُنیا میں زندہ رہے گا اور پھر کوئی اس نام کو مٹا نہیں سکے گا!

اِس کے بعد حضور نے پُرسوز دُعا کرائی اور السّلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنین کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تم بہترین جماعت ہو جسے لوگوں کی خدمت کیلئے پیدا کیا گیا ہے

اس لئے تمام دوست اس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے رفاہِ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ہر روز کوئی نہ کوئی نیکی کا کام ضرور کریں یہی انسانیت کی بہترین خدمت ہے۔ شعبہ خدمت خلق فرانکفورٹ نے ایک پروگرام بنایا ہے جسمیں یہ توقع کی گئی ہے کہ ہر خادم سال میں کم از کم ایک دن کیلئے اپنے آپکو پیش کرے ہم اس درخواست کے ذریعہ آپکو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ بوقت ضرورت ہم آپکو قبل از وقت اطلاع بھجوائیں گے۔ برائے مہربانی تعاون فرمائیں

جزاکم اللہ

ناظم خدمتِ خلق

ماہنامہ خالد ربوہ

ایک بلند پایہ علمی رسالہ ہے جو جماعت کے نوجوانوں کے لئے ہر ماہ قیمتی معلومات مہیا کرتا اور ان کو مجالس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو یہ رسالہ خود خرید کر پڑھنا چاہئے۔

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

بچوں کا وہ پیارا رسالہ جس کے لئے ہزاروں بچے بڑی بے تابی سے منتظر رہتے ہیں۔ خود بھی خریدنے اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور عزیزوں کے نام جاری کروائیں۔ تشحیذ کا ہر شمارہ ان کے لئے ایک یادگار تحفہ ثابت ہوگا۔

شعبہ تعلیم وتربیت فرانکفورٹ کے زیرِ انتظام نماز سادہ و باترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے جن دوستوں کو نماز سادہ یا باترجمہ نہیں آتی ان سے درخواست ہے کہ وہ نماز باترجمہ یاد کریں

جزاکم اللہ [illegible]

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

نماز مومن کی ترقی کا زینہ ہے

نیّت نماز

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

میں اپنی توجہ اُس ذات کی طرف پھیرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا موحد بنتے ہوئے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں

نماز — سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

اے اللہ تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ برکت والا ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں پناہ مانگتا ہوں شیطان سے جو

الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ

راندہ درگاہ ہے میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

کرنے والا جزا سزا کے دن کا مالک ہے ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھا راستہ کی طرف راہنمائی کر اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ اُن

عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔

کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور وہ گمراہ ہو گئے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

میرا رب پاک ہے عظمت والا ہے

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اللہ نے سن لی اُس کی جس نے اُس کی تعریف کی اے ہمارے رب تیرے لئے کامل تعریف ہے

حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ

حمد جو زیادہ ہے طیب ہے اور اس میں برکت ہے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

میرا رب پاک ہے بلند شان والا ہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت دے مجھے عافیت عطا کر اور میرے درجات بلند کر میری اصلاح کر اور مجھے رزق عطا فرما

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

تمام زبانی بدنی اور مالی عبادتیں صرف خدا کے لئے ہیں اے نبی تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

اور اُسکی برکتیں ہوں ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے تمام نیک صالح بندوں پر بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا

لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے عبد اور رسول ہیں اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل کر اور ان پر

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جس طرح تو نے ابراہیم پر رحمتیں بھیجیں اور آپکے ماننے والوں پر یقیناً تو بہت حمد کا مستحق اور بلند شان والا ہے ۔ اے اللہ تو برکتیں

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے ماننے والوں پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر برکات نازل کیں اور آپ کے ماننے والوں پر یقیناً تو بہت حمد کا مستحق اور بلند شان والا ہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا اے میرے رب مجھے نماز پر قائم رہنے والا

الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ